© rasailojaraid.com

فقہ الحدیث

پروفیسر ساجد میر ایم اے

نجاست اور اس کی انواع

۹۔ انسانی پیشاب، پاخانہ اور قے

یہ چیزیں متفقہ طور پر نجس ہیں۔ حدیث میں پیشاب و پاخانہ کی نجاست کا واضح اظہار موجود ہے۔ مثلاً فرمایا:[۱]

اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ

جب کسی کے جوتے کو "اذٰی" یعنی پیشاب یا پاخانہ لگ جائے تو وہ اسے مٹی (پر رگڑنے) سے صاف کر سکتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر سے ہوا تو فرمایا:[۳]

"یہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں۔ اس لیے کہ ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا کَانَ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ (انسانی پیشاب (کے چھینٹوں) سے احتراز نہ کرتا تھا۔

قے بھی انسانی جسم کے اندر سے نکلنے والی نجاست ہونے کے لحاظ سے پیشاب پاخانہ سے ملحق ہے۔

ان اشیاء کی نجاست پر تو علماء کا اتفاق ہے لیکن ان کے ازالہ کے واجب ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے۔ امام شافعیؒ و ابو حنیفہ نے ان کے ازالہ کو بجا طور پر واجب قرار دیا ہے مگر امام مالکؒ کا ایک قول یہ ہے کہ:

"ان نجاسات کا ازالہ سنتِ مؤکدہ تو ضرور ہے مگر فرض و واجب نہیں۔"

۱؎ فقہ السنہ ۱: ۲۰ ۲؎ ابوداؤد عن ابی ہریرہ ۳؎ مشکوٰۃ ۴؎ ہدایہ ۱: ۵۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے سمیت نماز ادا کر رہے تھے کہ جبریل ان میں لگی ہوئی نجاست کی آپ کو خبر دی۔ اس پر آپ نے نماز ہی کے دوران جوتا الگ کر دیا مگر اس سے قبل پڑھی ہوئی رکعتوں کو دہرانا ضروری نہ سمجھا حالانکہ (بقول مالکیہ) اگر اس نجاست کا ازالہ عین ضروری ہوتا تو آپ پہلی رکعتیں بھی دہراتے ——— مگر درست یہ ہے کہ ان نجاسات کا ازالہ واجب ہے۔ مذکورہ حدیث سے البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے یا بھول کر ایسے کپڑوں میں نماز پڑھ لے جن میں یہ نجاست لگی تھی تو معاف ہے۔

انسانی پیشاب کے متعلق ایک اہم مسئلہ اور بھی ہے ——— یہ ہے تو نجس۔ مگر دودھ پیتے لڑکے (لڑکی نہیں) کا پیشاب اگر کپڑے پر گر جائے تو اسے عام نجاست کی طرح اچھی طرح دھونے کی بجائے پانی کے چھینٹے دے کر پاک کیا جا سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ اپنے بیٹے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لائیں۔ آپ نے ازراہِ شفقت اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے پیشاب کر دیا،

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا[1] آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑے کو اچھی طرح دھونا ضروری نہ سمجھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے:[2]

بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ

لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے کافی ہیں اور لڑکی کا پیشاب خوب دھونا چاہیے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکے کا پیشاب متفرق و منتشر ہو کر کپڑے پر گرتا ہے جبکہ لڑکی کا پیشاب عموماً مرتکز ہو کر گرتا ہے۔

حنفی علماء[3] سرے سے لڑکے کے پیشاب اور دوسرے انسانی یا غیر انسانی (جانوروں کے) پیشاب میں فرق کے قائل نہیں۔ وہ سب کو نجس شمار کرتے ہیں لیکن جہاں تک ماکول اللحم جانوروں کے پیشاب کا تعلق ہے اس کے متعلق حدیث کے دلائل پہلے گزر چکے ہیں کہ وہ نجس نہیں اور لڑکے کے پیشاب کی استثنائی صورت مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہو گئی جو پیشاب کی نجاست کی عام احادیث کی مخصص ہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ [1] متفق علیہ عن ام قیس [2] احمد عن علی [3] الروضۃ الندیۃ: ۱۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حنفیہ کے بالکل برعکس ابن حزمؒ نے دودھ پیتا لڑکا تو درکنار ہر مذکر انسان کے پیشاب کی نجاست کے ازالہ کے لیے پانی کے چھینٹے کافی قرار دیے ہیں۔ اَیُّ ذَکَرٍ کَانَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ...... ان کے نزدیک "بول الغلام" کے معنے لڑکے کا پیشاب نہیں بلکہ "مرد کا پیشاب" ہے لیکن امام شوکانیؒ نے علماء لغت و بلاغت کے حوالہ سے واضح کیا ہے کہ "غلام" کا اصل معنی لڑکا ہے اور مرد کے معنوں میں اس کا استعمال مجازی ہے۔

۱۰۔ مذی اور ودی

بعض اوقات بیماری وغیرہ کی وجہ سے پیشاب کے پہلے یا بعد گاڑھا سا پانی نکلتا ہے جسے ودی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی بالاتفاق نجس ہے۔ مذی وہ لیس دار مادہ ہے جو مرد یا عورت کے عضو مخصوص سے شہوت کی وجہ سے خارج ہوتا ہے۔ یہ بھی نجس ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ الْمَذْیَ نَجِسٌ

مذی اور ودی کے اخراج سے غسل تو واجب نہیں ہوتا لیکن اگر یہ جسم یا کپڑوں کو لگ جائیں تو انہیں دھونا (یا مذی کی صورت میں ایک روایت کے مطابق کپڑے پر پانی چھڑکنا) ضروری ہے۔ بیہقی کی ایک روایت میں ودی اور مذی کے متعلق مذکور ہے:

اِغْسِلْ ذَکَرَکَ اَوْ مَذَاکِیْرَکَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ فِی الصَّلٰوۃِ

جن اعضاء کو یہ نجاست لگے انہیں دھونا چاہیے اور نماز کے لیے (غسل کی بجائے صرف) وضو کر لینا چاہیے۔

حضرت علیؓ کی زبانی بھی مذکور ہے کہ:

"ان کے جسم سے بکثرت مذی خارج ہوتی تھی۔ شرم و حیا کی وجہ سے وہ خود تو مسئلہ نہ پوچھ سکے مگر انہوں نے بعض دوسرے دوستوں کی معرفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ (نجاست آلود عضو کو دھو لو اور وضو کر لو)

دوسری روایت میں ہے:

۱؎ المحلی ۱: ۱۰۰ ۲؎ نیل ۱: ۵۹ ۳؎ فقہ السنہ ۱: ۱۲ ۴؎ نیل ۱: ۴۲ ۵؎ بخاری ۶؎ ترمذی، ابوداؤد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ قَدْ اَصَابَ مِنْهُ ــــــــــ

چُلّو بھر پانی لے کر کپڑے کے اس حصہ پر چھڑک دو جہاں مذی لگی ہے۔

مگر دھونے کی روایت صرف پانی چھڑک دینے کی روایت سے زیادہ قابلِ اعتماد و قابلِ عمل ہے۔

۱۱۔ منی

امام مالکؒ و ابو حنیفہؒ کے نزدیک منی نجس ہے۔ مگر امام احمد و شافعی اسے نجس قرار نہیں دیتے[۱]۔ ابنِ حزمؒ نے بھی مؤخر الذکر ائمہ کی تائید کی ہے[۲]۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ احادیث کی رو سے کپڑے سے منی کے ازالہ کے لیے عام نجاستوں کی طرح پانی کا تعین ثابت نہیں ہوتا بلکہ تر منی کی صورت میں دھونا اور خشک منی کی صورت میں کپڑے کو رگڑنا یا ناخن وغیرہ سے چھیلنا مذکور ہے[۳]۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:

اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُصَاقِ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَمْسَحَهٗ بِخِرْقَةٍ اَوْ بِاِذْخِرَةٍ ــــــــــ

منی تھوک یا ناک کی رینٹ کی طرح ہے اور اسے کپڑے وغیرہ کے ٹکڑے یا گھاس پھوس سے مَل رگڑ کر صاف کرنا کافی ہے۔

مگر یہ حدیث موقوف ہے۔

منی کی طہارت و عدم طہارت پر بعض لوگوں نے طویل بحثیں کی ہیں۔ امام شوکانیؒ نے مختلف احادیث و دلائل کو سامنے رکھ کر بڑا معتدل و موزوں فیصلہ فرمایا ہے[۴] کہ:

فَالصَّوَابُ اَنَّ الْمَنِيَّ نَجِسٌ يَجُوْزُ تَطْهِيْرُهٗ بِاَحَدِ الْاُمُوْرِ الْوَارِدَةِ ــــــــــ

درست یہ ہے کہ منی نجس ہے البتہ نجاست کا ازالہ اور اس کی تطہیر پانی کے علاوہ رگڑنے اور کھرچنے سے بھی ہو سکتی ہے

انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ سمجھنا غلط ہے کہ ہر نجاست کی تطہیر صرف پانی ہی سے ہو سکتی ہے یا جس چیز کا ازالہ و تطہیر پانی کے علاوہ کسی چیز سے ہو سکتا ہو وہ نجس نہیں۔ بلکہ مذکورۃ الصدر حدیث اِذَا

---

[۱] ہدایہ ۱: ۸۲ [۲] المحلی ۱: ۱۲۵ [۳] متفق علیہ عن عائشہ [۴] نیل ۱: ۶۷

© rasailojaraid.com